© rasailojaraid.com

جناب نور محمد غفاری ایم اے
بہاولنگر

سماجی اقتصادی انشورنس کی اسلامی تنظیم

انشورنس کا موجودہ نظام

اصل موضوع پر بحث سے قبل آئیے اس قسط میں آپ کو موجودہ نظام انشورنس کا تعارف کراتے ہیں۔ کیونکہ اس کا صحیح فہم موضوع کے سمجھنے کے لیے نہایت ضروری ہے۔

انشورنس

انشورنس انگریزی زبان کا لفظ ہے جس کا عام فہم ترجمہ بیمہ یا تامین کیا جاتا ہے۔ لیکن انشورنس اپنے اصطلاحی معنوں میں کاروبار کا ایک ایسا طریق کار ہے جس میں بیمہ کی پالیسی خریدنے والے کو اس کے مستقبل کے خطرات کے تحفظ اور غیر متوقع نقصانات کی تلافی کی ضمانت دی جاتی ہے۔ گویا کہ انشورنس کے معنی یقین دہانی، تحفظ اور ضمانت کے ہو سکتے ہیں۔ جو کمپنی (نجی یا سرکاری) اس یقین دہانی کا کاروبار کرتی ہے اُسے انشورنس کمپنی (INSURANCE COMPANY) کہتے ہیں۔ اس کمپنی کا طریق کار یوں بن جاتا ہے کہ اس کے بیمہ دار (POLICY HOLDERS) جتنے بھی ہوں اگر ان میں سے کسی ایک کا نقصان ہو جائے تو سب مل کر اس کی تلافی کرتے ہیں اور یہ تلافی بیمہ داری کی رقم پر حاصل شدہ منافع (یعنی مشترکہ مال پر سود بازی کرنا) سے کمپنی کرتی ہے۔ بیمہ دار کی اصل رقم جو وہ اقساط کی صورت میں جمع کراتا ہے وہ اُسے پوری مع کچھ نفع کے مل جاتی ہے۔ گویا کمپنی ایک کا بار سب پر ڈال دیتی ہے اس طریق کار کی روشنی میں ڈاکٹر مصلح الدین انشورنس کی تعریف ان الفاظ میں کرتے ہیں:۔

"انشورنس کی اصطلاح اپنے حقیقی معنی میں عوام کا ایسا اجتماع ہے جو فرد کے اس بوجھ کو کم کرتے ہیں جو بصورتِ دیگر اس فرد کی تباہی کا موجب بنے گا"۱

---

۱ DR. MOHAMMAD MASLEHUDDIN. INSURANCE AND ISLAMIC LAW P. 3.

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اسی مفہوم کی تائید میں انسائیکلو پیڈیا آف برٹینیکا کا فاضل مقالہ نگار لکھتا ہے:

"انشورنس کا سادہ ترین اور عام فہم تصور ایسی ضمانت ہے جو لوگوں کا ایک ایسا گروہ دیتا ہے جن میں سے ہر ایک کسی نہ کسی خطرہ میں ہوتا ہے جس کے اثرات قبل از وقوع نہیں جا سکتے کہ ایسا خطرہ جب کبھی واقع ہوگا وہ اس سارے گروہ پر تقسیم کر دیا جائے گا۔" [2]

گویا کہ انشورنس کی اصطلاح کی مطلب ایسے خطرات سے تحفظ دینا ہے جو ایک انسان کی زندگی اور اُس کے کاروبار پر چاروں طرف سے ٹوٹ پڑتے ہیں [3] اور اگر اس کی مصیبت کو ہمدردی کے جذبے سے بانٹا نہ جائے تو وہ شخص تباہ ہو جائے گا۔

مندرجہ بالا کی روشنی میں ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ انشورنس سے مراد مستقبل کے انجانے خطرات سے تحفظ کی ضمانت ہے۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ انشورنس مستقبل کے خطرات سے ضمانت دیتا ہے۔ یا بچاؤ کی تدابیر بھی کرتا ہے؟ اس سلسلہ میں انشورنس کی تعریف کرنے والوں کے درمیان اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔

ایک گروہ اِسے مستقبل کے خطرات سے بچاؤ کی تدبیر محض کا نام دیتا ہے جبکہ دوسرا اسے خطرات کے خلاف اہتمام تصور کرتا ہے۔

الغرض انشورنس سے مستقبل کے بعض خطرات سے حفاظت اور نقصانات کی تلافی کی یقین دہانی ہوتی ہے۔ اب خطرات اور نقصانات مختلف نوعیت کے ہوتے ہیں، بعض معمولی قسم کے ہوتے ہیں جن کا ایک فرد یا چند افراد مل کر مقابلہ کر سکتے ہیں۔ مگر بعض نقصانات اور خطرات نہایت مہیب قسم کے ہوتے ہیں۔ جن کا مقابلہ کرنے کے لیے اجتماعی صورت اختیار کرنی پڑتی ہے۔ ایسی ہی اجتماعی صورت کا نام انشورنس کمپنی ہے۔

گویا تلافی حوادث کے لیے نظامِ تعاون کی ضرورت ہے جو اجتماعی پس اندازیوں سے وجود میں آتا ہے۔ انشورنس کمپنی نجی بھی ہو سکتی ہے اور سرکاری بھی۔ مگر آج کل دُنیا کے اکثر ممالک میں یہ کام حکومت سرانجام دیتی ہے۔

---

[2] INSURANCE IN INCYCLOPADIA OF BRITANICA (ELEVENTH EDITION) VAL 14, P. 656

[3] MARGAN (ED) PORTER OF LAWS OF INSURANCE, P-1.

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

طریق کار ایک معاہدہ کے تحت جو انشورنس کمپنی اور طالب انشورنس کے درمیان طے پاتا ہے۔ انشورنس کمپنی (جس میں بہت سے سرمایہ دار شریک ہوتے ہیں اسی طرح جس طرح تجارتی کمپنیاں ہوتی ہیں) بیمہ کے طالب سے ایک معینہ رقم جس کا تعین بیمہ کی جانے والی شے کی نوعیت، مالیت، نقصانات اور خطرات کے متعلق سابقہ تجربات، بیمہ کمپنی کے دفتری اخراجات اور متوقع نفع سے ہوتا ہے[1]۔ اور ایک معینہ مدت کے بعد وہ رقم اسے یا اس کے ورثاء کو حسب شرائط واپس مل جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ کمپنی ایک مقررہ شرح کے حساب سے اصل رقم کے ساتھ مزید رقم بطور سود دیتی ہے جس کا نام کمپنی کی اصطلاح میں سود نہیں بلکہ بونس (BONUS) یعنی منافع رکھا گیا ہے۔

بیمہ کمپنی اس طرح مجتمع رقوم کو سرمایہ کاری میں لگاتی ہے یا کسی فرد کو بطور قرض دے کر سود کھاتی ہے اور اس طرح جو کثیر آمدنی کمپنی کو حاصل ہوتی ہے اس رقم کا بیشتر حصہ انشورنس کمپنی والے اپنی رقم خرچ کئے بغیر اپنے مصرف میں لاتے ہیں۔ اور ایک قلیل حصہ بیمہ دار (POLICY HOLDERS) کو دیا جاتا ہے۔

اقسام یوں تو انشورنس کی متعدد اقسام ہیں جن میں آئے دن اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ جن کا مفصل بیان ہمارا موضوع مقالہ نہیں ہے محض تعارف کے طور پہ ان تمام اقسام کو ہم مندرجہ ذیل عنوانات کے تحت ذکر کرتے ہیں:۔

(۱) زندگی کا بیمہ

(۲) جائداد کا بیمہ

(۳) ذمہ داریوں کا بیمہ

(۴) کاغذات، سندات اور نوٹوں کا بیمہ۔

۱۔ زندگی کا بیمہ (LIFE INSURANCE) اس کا طریق کار یہ ہوتا ہے کہ بیمہ کمپنی بیمہ کمپنی کرانے والے کا اپنے ڈاکٹر کے ذریعہ معائنہ کراتی ہے۔ ڈاکٹر اس کی جسمانی ساخت اور صحت دیکھ کر یہ اندازہ کرتا ہے کہ اگر کوئی ناگہانی مصیبت پیش نہ آئے تو یہ شخص اتنی مدت (فرض کیا ۵۰ سال) تک زندہ رہ سکتا ہے۔ ڈاکٹر کی اس رپورٹ پر کمپنی اس شخص کا ۵۰ سال کا ایک خاص رقم پر ـــــ جو بیمہ کرانے والے

---

[1] PERSTON AND COLINVOX, THE LOWS OF INSURANCE. P. 114

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی امارت یا غربت اور ذرائع آمدنی کے حساب سے تقرر کی جاتی ہے، پر اس کا بیمہ کر لیتی ہے۔

وہ شخص اس رقم کو بالاقساط ادا کرتا ہے۔ جب وہ رقم پورے طور پر ادا کر دیتا ہے تو اس کا بیمہ مکمل ہو جاتا ہے۔ اگر بیمہ کرانے والا اس مدت تک زندہ رہتا ہے جس کا بیمہ کمپنی کا ڈاکٹر اندازہ کرتا ہے۔ اور اپنی اقساط پوری کر کے انتقال کر جاتا ہے تو کمپنی اس کے پسماندگان میں سے جسے وہ نامزد کرتا ہے یا نامزد نہیں کرتا تو اس کے قانونی ورثاء کو وہ رقم مع کچھ سود کے دے دیتی ہے اور اگر وہ شخص کمپنی کے ڈاکٹر کی اندازہ کردہ (۵۰) سال عمر سے پہلے ہی دار بقا کی طرف رخت سفر باندھ لیتا ہے خواہ وہ کسی حادثہ کی وجہ سے یا اپنی طبعی موت سے تو انشورنس کمپنی اس کے ورثاء کو وہ رقم مع کچھ سود کے واپس کر دیتی ہے۔ مگر اس صورت میں شرح منافع زیادہ ہوتی ہے۔

ایک تیسری صورت بھی ہے۔ اگر بیمہ کرانے والا اس معینہ مدت (۵۰ سال) کے بعد بھی زندہ رہتا ہے تو اسے اس کی وہ جمع شدہ رقم مع سود واپس مل جاتی ہے۔ مگر اِس صورت میں شرح سود کم ہوتی ہے۔

اعضاء کا بیمہ

لائف انشورنس تو پورے جسم کا بیمہ ہوتا ہے۔ مگر اس کے علاوہ اعضاء کے بیمہ کا رواج بھی چل نکلا ہے۔ مثلاً ٹانگوں کا بیمہ، انگلیوں کا بیمہ وغیرہ۔ اس کا طریق کار اور شرائط وغیرہ وہی ہیں جو لائف انشورنس میں مذکور ہیں۔[۴]

بیمہ کی دوسری قسم جائداد کا بیمہ ہے۔

۲۔ جائداد کا بیمہ (PROPERTY INSURANCE)

مثلاً مکان، کارخانہ، ہوائی اور بحری جہاز اور موٹر گاڑی وغیرہ کا بیمہ کیا جاتا ہے۔ اور اس کا طریق کار یہ ہے کہ کمپنی کے انجینئرز (ENGINEERS) اس جائداد کا بغور جائزہ لے کر یہ اندازہ کرتے ہیں کہ اگر کوئی غیر متوقع (UNEXPECTED) واقع پیش نہ آئے تو وہ جائداد اتنے مدت تک باقی رہ سکتی ہے۔ پھر ایک مخصوص رقم پر جو عموماً جائداد کی مالیت اور پائیداری کے مطابق

---

[۳] CHESHIER AND FIFOOT, LOW OF CONTRACT - P. 497

[۴] CHESHIER AND FIFOOT LOW OF CONTRACT P. 497

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس کا بیمہ کیا جاتا ہے[۶] ۔ بیمہ کا طالب یہ مقررہ رقم مقررہ اقساط کے ذریعے مقررہ مدت میں ادا کرتا ہے ۔ اگر وہ بیمہ شدہ جائداد کسی حادثہ سے تلف ہو جائے مثلاً جہاز کی غرقابی ، کارخانہ کا جل جانا موٹر سائیکل وغیرہ کا حادثے میں تباہ ہو جانا تو انشورنس کمپنی اس نقصان کی تلافی کرتی ہے اور مقررہ رقم مع کچھ بونس (سود) کے ادا کرتی ہے ۔ اور اگر وہ جائداد بیمہ مکمل ہونے کے بعد تک برقرار رہے تو بھی انشورنس کمپنی جمع شدہ رقم مع کچھ سود کے واپس کر دیتی ہے ۔

۳۔ فرائض کا بیمہ ۔ (LIABILITIES, INSURANCE)

اس میں بچوں کی تعلیم شادی اور دیگر فرائض کا بیمہ ہوتا ہے ۔ کمپنی ان کاموں کی ذمہ داری لیتی ہے ۔ رقم کا تعین ، اقساط کی ادائیگی اور رقم کی وصولی کے لیے طریق کار وہی ہے جو لائف انشورنس میں مذکور ہے ۔

۴۔ قیمتی کاغذات اور اشیاء کا بیمہ

انشورنس کمپنی بیمہ دار (POLICY HOLDER) کی ان قیمتی اشیاء کی حفاظت کی ضمانت دیتی ہے ۔ اس میں شرائط بیمہ وہی ہیں جو جائیداد کے بیمہ کی ہیں ۔ ممکن ہے کہ چند اور اقسام بھی ہوں مگر تعارف کے لیے اتنا کافی ہے ۔

انشورنس کی چند شرائط

انشورنس کی طریق کار کی مزید وضاحت کے لیے اس کی چند شرائط کا ذکر ضروری ہے ۔

۱۔ بیمہ دار کو دو سال تک متواتر اقساط ادا کرنے پر اس اہل سمجھا جاتا ہے کہ کم شرح سود پر انشورنس کمپنی اُسے قرضہ دے ۔

۲۔ اگر کوئی شخص سود نہ لینا چاہے تو انشورنس کمپنی اسے مجبور نہیں کرتی کہ وہ ایسا کرے اور اسے اس کی رقم مقررہ شرائط پر واپس مل جاتی ہے ۔

۳۔ بیمہ دار کو ایک مقررہ رقم بالاقساط ادا کرنی پڑتی ہے جسے پریمیم (PREMIUM) کہتے ہیں ۔ اگر بیمہ دار چند اقساط ادا کرنے کے بعد ادائیگی بند کر دے تو اس کی جمع شدہ رقم سوخت ہو جاتی ہے ۔ لیکن کمپنی اُسے اتنی اجازت دیتی ہے کہ اگر وہ چاہے تو درمیانی اقساط ادا کرنے

---

۶ CHESHIER AND FIFBOT LAW OF CONTRACT. P. 497

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے بعد دوبارہ بیمہ دار بن سکتا ہے۔

بعض شرائط ایسی بھی ہیں کہ اگر وہ درمیان والی اقساط ادا نہ کرے تب بھی نئے سرے سے اقساط کا سلسلہ جاری کر کے وہ بیمہ دار بن سکتا ہے۔ اگر وہ اقساط کی ادائیگی بند کر کے رقم واپس لینے کا مطالبہ کرے تو ایسا ممکن نہیں۔[۴]

انشورنس کی ضرورت

یہ وہ دلائل ہیں جو بیمہ کمپنی کے وکلاء پیش کرتے ہیں :۔

۱۔ انشورنس کا جذبہ انسانی فطرت میں ہے۔ ہر انسان چاہتا ہے کہ اس کا مستقبل محفوظ ہو۔ دُنیا جائے عبرت ہے۔ یہاں روزانہ بیسیوں ایسے واقعات رونما ہوتے ہیں جو انسان کو چوکنا کر دیتے ہیں۔ اور غیر متوقع حالات اور واقعات کے مقابلے میں ابن آدم کی بے بسی کی تاریخ اتنی ہی قدیم ہے جتنی کہ خود حضرت انسان کی۔ اس کی سب سے بڑی کمزوری یہ ہے کہ یہ مستقبل اور بالخصوص ایسے واقعات کے متعلق بالکل بے بس ہے جو اس کی زندگی میں انقلاب پیدا کر سکتے ہیں۔[۵]

" وما تدری نفسٌ ماذا تکسب غداً وما تدری نفسٌ بای ارضٍ تموت ۔"

وہ کوئی نفس یہ نہیں جانتا کہ کل اس کے ساتھ کیا واقعہ پیش آئے گا اور نہ ہی کسی نفس کو یہ خبر ہے کہ اسے کس سرزمین میں موت آئے گی ؟ "

مگر یہ مٹی کا بنا ہوا کمزور انسان اپنے تجربات اور مشاہدات کی روشنی میں مستقبل کے خطرات کا تحفظ کرتا ہے اور ایسا کرنا اس کی فطرت میں شامل ہے۔ بارش سے بچاؤ کے لیے مکان کی تعمیر، سردی کے ٹھنڈک سے بچنے کے لیے گرم کپڑوں کی تیاری، حادثات سے بچنے کے لیے چوراہوں پر انتباہی نشانات کی تنصیب، چوروں سے بچنے کے لیے بلند و پختہ عمارات کی تعمیر۔ بُرے دنوں میں باعزت زندگی گزارنے کے لیے پس اندازی کا سودا، موت کے بعد پسماندگان کے فقر کے ڈر سے انہیں متمول چھوڑنے کا داعیہ وغیرہ۔ اس امر کے شاہد ہیں کہ انسانی مستقبل کے خطرات کا کس قدر تحفظ چاہتا ہے۔ انشورنس کمپنی اسی انسانی فطرت کا

---

[۴] مولانا محمد اسحاق سندیلوی، بیمہ پر مرتب سوالنامہ ۔ ص ۳ ۔ ۴ ۔

[۵] لقمان ۳۴

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جواب ہیں ۔

۲۔ اوسط طبقہ کے لوگ جو کثیر العیال بھی ہوں اگر ناگہانی طریقہ سے وفات پا جائیں تو اُن کے پسماندگان سخت پریشانی میں مُبتلا ہو جاتے ہیں ۔ چُونکہ ایسے اشخاص کی اتنی آمدنی نہیں ہوتی کہ وہ اتنی وراثت چھوڑ سکیں جو اُن کی موت کے بعد ان کے ورثاء کی کفالت کر سکے ۔ لہٰذا اگر ایسے حضرات بیمہ کمپنی کے بیمہ دار ہوں تو ان کی اولاد کو سہارا مل سکتا ہے اور ان کی تعلیم وغیرہ کا سلسلہ بھی منقطع نہیں ہوتا ہے ۔ بصورتِ دیگر جو پریشانیاں برداشت کرنا پڑتی ہیں ان کا اندازہ کچھ وہی لوگ کر سکتے ہیں جنہیں اُن کا تجربہ ہو اور مشاہدہ بھی بہت اچھا استاد ہے ۔

۳۔ اولاد کے ناہنجار ہونے کی صُورت میں بیمہ دار کو بڑھاپے میں خاصی طمانیت قلب نصیب ہوتی ہے اور غمِ روزگار سے نجات مل جاتی ہے ۔

۴۔ بدبخت اولاد اگر والد کی وفات کے بعد اپنی والدہ محترمہ کی خدمت سے غفلت برتے یا اس کا شرعی حق میراث ضبط کرے اور باپ کی کُل جائیداد پر قابض ہو جائے تو اس غریب بیوہ کی زندگی کانٹوں کا بستر بن جاتی ہے ۔ لیکن اگر خاوند نے اس کے نام بیمہ پالیسی خریدی ہو تو اس بے چاری کے بقیہ ایام مستعار باعزت گزر جائیں گے ۔

۵۔ صاحب فراست باپ اپنی اولاد کی حرکت سے اندازہ لگا سکتا ہے کہ اگر ان میں تحاسد اور تباغض ہو جب کہ بعض ان میں صغر سن اور کم سن ہوں اور یہ خطرہ ہو کہ آئندہ بڑے چھوٹوں کے حقوق غصب کریں گے تو ایسی صُورت میں چھوٹی اولاد کے لیے بیمہ کمپنی کی پالیسی خرید لینا نہایت مُفید ہو گا ۔

۶۔ بعض ممالک جہاں مسلم غیر مسلموں کے ساتھ رہتے ہیں وہاں مذہب اور نظریہ کے نام پر بلوے اور ہنگامے ، جو گھیراؤ اور جلاؤ تک پہنچ جاتے ہیں روزانہ کا معمول بن چکے ہیں اور جس کا نتیجہ لاکھوں کی جائداد کا راکھ کا ڈھیر بننے کی صُورت میں نمودار ہوتا ہے ایسے ممالک میں مُسلمان اگر اپنی املاک کا بیمہ کرالیں تو مفید ہو گا ۔

۷۔ سائنسی ایجادات کا فروغ جو اپنی بہت سی برکات کے جلو میں بہت سے مفاسد بھی لے کر آیا ہے ۔ اس تیز رفتاری کے دَور میں حادثات روزانہ کا معمول بن چکے ہیں اور اس کثرت سے ہوتے ہیں کہ آج سے چالیس سال قبل ان کا تصوّر ہی نہیں کیا جا سکتا تھا ۔ ایسے حالات میں اگر اپنی جائیداد کا بیمہ کرایا جائے تو نقصانات جو کسی خوشحال کو قلاش بنا کر چھوڑ دیتے ہیں ، کی تلافی ہو جاتی ہے ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

انشورنس کا آغاز و انجام

یہ بیمہ کا کاروبار جو آج کل خود غرضی، جوا، سٹہ، مذموم سرمایہ داری اور دھوکہ دہی کی صورت اختیار کر کے سامنے آیا ہے اور جسے مغرب کا نظام فلاح اور خیر خواہی سمجھ کر یہ نسلیں قبول کر رہی ہیں اور اس کے دام فریب میں غول کے غول اپنے پیروں چل کر آ پڑ رہی ہیں۔ اس کے اصل بانی و مؤسس عرب مسلمان تھے۔[۱] جنھوں نے اس کی بنیاد انشورنس کی غلاظتوں سے پاک محض باہمی ہمدردی اور مستقبل کے خطرات سے تحفظ اور نقصانات کی تلافی پر رکھی تھی۔ بحری تجارت میں حصہ لینے والے مسلمانوں نے تجارتی بیمہ کی طرح ڈالی۔ ابتداء میں اس کی شکل سادہ تھی۔ مگر بعد کے ادوار میں اس کی شکلیں بدلتی گئیں جو اپنے جلو میں کچھ مفاسد بھی لائیں الفریڈ مینز (ALFRED MENS) نے انشورنس کے تاریخی ارتقاء پر بحث کرتے ہوئے انشورنس کی تین ارتقائی صورتیں، امداد باہمی، سرمایہ داری اور سرکاری بیمہ، متعین کی ہیں۔ اور ان کی ارتقائی تواریخ بھی الگ الگ مقرر کی ہیں۔ جہاں تک انشورنس بحیثیت امداد باہمی کا تعلق ہے اس سلسلہ میں انہوں نے کسی سن وغیرہ کا ذکر نہیں کیا۔ صرف اتنا ہی کہتے ہیں کہ انشورنس کی اس قسم کے محرکات ماضی میں ویسے ہی تھے جیسے آج کل پائے جاتے ہیں۔ یعنی باہمی ہمدردی (شاید یہ وہی طریق ہے جس کا آغاز اندلس کے عرب مسلمانوں نے کیا تھا)

انشورنس کی سرمایہ دارانہ قسم (CAPITALISTIC TYPE OF INSURANCE)

اس قسم کا آغاز بحری بیمہ (MARINE INSURANCE) سے ہوا جس کی ابتداء رومیوں نے کی جس کا مقصد تجارت اور نفع اندوزی تھا۔ آگے کے بیمہ کا آغاز ۱۴ ویں صدی عیسوی میں نجی کاروبار کی حیثیت سے ہوا۔ بعد میں سرکاری اور نجی دونوں صورتوں میں قائم رہا۔ جس نے ۱۸۰۰ء میں وسیع سرمایہ کاری کی شکل اختیار کر لی۔

۱۶۶۸ء میں پیرس میں جہاز بیمہ کمپنی کی ابتداء ہوئی۔ انگلینڈ میں ۱۷۲۰ء میں ایسی کمپنیوں کے کاروبار شروع ہوئے۔ ۱۷۶۵ء میں جرمنی میں اس قسم کی انشورنس کمپنیوں کا آغاز ہوا۔ اسی سال برلن میں ایسی کمپنیاں قائم کی گئیں۔ حادثات کے بیمہ کا رواج ۱۸۴۵ء میں ذمہ داریوں کے بیمہ کا آغاز

---

[۱] S.P. SCHACHT: HISTORY OF MOORISH EMPIRE IN EUROPE. P

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۱۸۶۷ء میں ہوا۔ جہاں تک لائف انشورنس کی موجودہ شکل و صورت کا تعلق ہے۔ یہ بحری جہازوں کے بیمہ کے تقریباً ایک سو سال بعد قائم ہوئی۔ اس تاخیر کی وجہ یہ ہے کہ لائف انشورنس کے لیے سائنسی بنیادوں کی ضرورت تھی۔[۱۱] جہاں تک اسلامی ممالک میں اس کے رواج کی تاریخ کا تعلق ہے[۱۲] تو "ردالمختار" اسلامی فقہ کی پہلی کتاب ہے جس میں انشورنس کے متعلق احکامات ملتے ہیں۔ اس کتاب کا زمانہ تیرہویں صدی ہجری بمطابق ۱۸۰۰ء کا ہے۔ اس دور کے مشہور فقیہ ابن عابدینؒ تحریر فرماتے ہیں:

"اور ہماری اس تقریر سے اس سوال کا جواب بھی ظاہر ہو گا جس کے بارے میں آج کل کثرت سے سوالات کئے جا رہے ہیں اب طریقہ یہ ہو گیا ہے کہ تاجر جب کسی حربی سے کوئی بحری جہاز کرایہ پر لیتے ہیں تو اس کا کرایہ ادا کرنے کے ساتھ ہی ساتھ دارالحرب کے کسی باشندے کو جو اپنے علاقہ میں مقیم رہتا ہے کچھ رقم اس شرط پر دے دیتے ہیں کہ جہاز میں لدے ہوئے مال کی آتش زدگی، غرقابی اور لوٹ مار ہو جانے کی صورت میں یہ شخص مال کا ضامن ہو گا اور جو رقم اس شخص کو اس خطرہ کے پیش بندی کے عوض کے طور پر دی جاتی ہے۔ اُسے سوکرہ (بیمہ کی رقم) کہتے ہیں اس کا ایجنٹ ہمارے ملک کے ساحلی شہروں میں شاہی اجازت نامہ لے کر مستامن بن کر رہتا ہے۔ جو تاجروں سے بیمہ کی رقم وصول کرتا ہے اور مال کے تلف ہو جانے کی صورت میں انہیں پورا پورا معاوضہ دیتا ہے۔"[۱۳]

یہ آل عثمان کا دور تھا اور بیمہ کمپنیوں کا عمل دخل ترکی کی حکومت میں جاری تھا۔ یورپی ممالک سے جو جہاز ترکی آتے تھے ان کا بیمہ لازمی کرایا جاتا تھا اور رایجنٹ ترکی کے ساحلی شہروں میں حکومت کی باقاعدہ اجازت سے رہتے تھے اور بیمہ کا کاروبار کرتے تھے۔

---

۱۱ ALFRED MENS, ENCYCLOPAEDIA OF SOCIAL SCIENCES CHAPTER ON, INSURANCE VOL 7. PP, 97, 98 —

۱۲ ہماری یہاں مراد بیمہ کی موجودہ شکل سے ہے۔

۱۳ ردالمختار۔ باب المستامن، جلد ۳۔ ص ۲۴۵۔ بحوالہ مولانا مفتی ولی حسن بیمہ زندگی۔ ص ۳۲، ۳۳۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com